لکھوائی گئی تو کیا یہ طلاق لگے گی یا نہیں ؟ بنیوا توجروا رحمکم اللہ !

الجواب وھو الموفق للصواب

الحمد للہ اولاً و اخراً و ظاھراً و باطناً والسلام علی حبیبہ ورسولہ محمد المصطفی والمجتبی ۔ وعلی آلہ واصحابہ وعلی من تبعہ الی یوم الدین ۔ اما بعد ! سب سے پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ شادی بیاہ ۔ نکاح وطلاق انسانی معاشرہ کا بہت اہم مسئلہ ہے ۔ کھانے پینے کے بعد یہی ضرورت انسان کو پیش آتی ہے ۔

رسول اللہ صلعم نے شادی بیاہ نکاح وطلاق کے مسائل بڑی خوبصورتی سے حل فرما دیئے ۔ جہاں شادی بیاہ کے مسائل حل فرما دیئے ۔ وہاں طلاق وغیرہ کے مسائل بھی حل فرما دیئے ۔ اور بڑی خوبصورتی سے حل فرما دیئے ۔ ضرورت کے وقت طلاق دینا جائز فرمایا ۔ لیکن اگر کسی کو مار پیٹ کر کے جان لینے کی دھمکی دے کر زبردستی جبر و اکراہ سے اس کی بیوی کو طلاق دلوائی جائے ۔ یا باندھ کر مار مارے اور اس کی بیوی کو طلاق دلوائی جائے تو یہ فطرۃ انسانی کے خلاف ہے ۔ اور معاشرۃ میں ایک بہت بڑا ظلم ہے ۔ اس لئے رسول اللہ صلعم نے اس ظلم کا دروازہ ہی بند کر دیا ۔ اور فرمایا

لا طلاق ولا اعتاق فی الاغلاق (الحدیث) اغلاق کی صورت میں نہ

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جو ماثور ہے ۔ مثلاً حضرت عمر بن الخطابؓ اور اصبۂ صحابہ سے مروی اور ماثور ہے وہ نقل کرتے ہیں ۔ ہمیں غور سے علامہ ابن تیمیہ کا فتویٰ اور حضرت عمر بن الخطابؓ اور دیگر صحابۂ کرام کا قول پڑھ لینا چاہئے ۔

الجواب

اذا اکرہ بغرض علی الطلاق
لم یقع بہ عند جماھیر
العلماء کمالك ۔ والشافعی ۔
واحمد وغیرھم ۔ وھو الماثور
عن اصحاب رسول اللہ صلعم ۔
کعمر بن الخطاب وغیرہ
(فتاوے ابن تیمیہ $\frac{\text{ص}\ 11}{\text{ج}\ 4}$)

جب کسی خاص غرض کی بنا پر طلاق کے لئے جبر واکراہ کی جائے تو جمہور علماء مثلاً امام مالکؒ ۔ امام شافعیؒ ۔ امام احمد وغیرہ کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوگی ۔ اور یہی رسول اللہ صلعم کے صحابہ سے ماثور ہے ۔ مثلاً حضرت عمر بن الخطابؓ وغیرہ سے یہی مروی ہے ۔

اب ہمیں ان بزرگوں اور دین کے ستونوں کے فیصلہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے جن کی کوششوں سے اسلام باقی اور زندہ رہا اور جن کے متعلق خود رسول اللہ صلعم نے فرمایا "تم مری اتباع کرو اور مرے بعد مرے خلفاء راشدین کی " اور دوسری روایت میں ہے "مرے صحابہ کی اتباع کرو ان میں سے تم جس کی اقتدار کروگے ہدایت کی راہ پاؤگے "

چنانچہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ خلیفہ دوم وغیرہ کا قول اس بارے میں کیا ہے؟ تو ہمیں علامہ ابن تیمیہؒ کے فتوے میں صاف صاف مل جاتا ہے۔

لم یقع به عند جماهیر العلماء	جبر و اکراہ کی طلاق جمہور علماء کے
.... وهو المأثور عن	نزدیک واقع نہیں ہوتی ....
اصحاب رسول اللہ صلعم کعمر	اور یہی رسول اللہ صلعم کے صحابہ سے
بن الخطاب وغیرہ۔	ماثور ہے جیسے عمر بن الخطاب
(فتاوی ابن تیمیہ ج ۴ ص ۱۱)	وغیرہ۔

یہ ظاہر ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ جو رسول اللہ صلعم کی زندگی میں آپ کے وزیر خاص اور مشیر خصوصی رہے۔ جن کے موافق خود قرآن حکیم کی بعض آیتیں نازل ہوئیں۔ خلیفہ دوم حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت میں حضرت صدیق اکبرؓ کے وزیر اور مشیر خاص رہے۔ اور امور مذہبیہ کے قاضی رہے۔ جن کے بارے میں آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے۔

لو کان بعدی نبی لکان عمر الذی	اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے
فرمنہ الشیطان (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۶)	جس سے شیطان بھاگا کرتا ہے۔

اور ارشاد ہے

ان اللہ جعل الحق علی لسان	اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی زبان و

[illegible]

[illegible]

- ١١ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] | [illegible] (2/[illegible]) [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] -

[illegible]

[illegible] - | ([illegible] 21/٧٥)

[illegible] | [illegible] -

عن الاوزاعی عن عطاء عن عبید بن عمیر عن ابن عباس عن النبی صلعم مروی ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

ان اللہ وضع عن امتی۔ وقال	بے شک اللہ تعالیٰ نے معاف کیا
البیھقی۔ تجاوز عن امتی الخطاء	ہے میری امت سے خطا۔ اور نسیان
والنسیان وما استکرھوا علیہ	اور وہ چیز جس پر وہ مجبور کر دیا جائے۔
(اعلام ص ۳۳۳ ج ۳)	

اور کہتے ہیں۔

قال الشافی روی حماد بن سلمۃ	امام شافعیؒ کہتے ہیں۔ حماد بن سلمہ
عن حمید عن الحسن ان علیا کرم	عن حمید عن الحسنؓ روایت کرتے ہیں
اللہ وجھہ قال لا طلاق لمکرہ	کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں
(اعلام ص ۳۳۴ ج ۳)	مکرہ کی طلاق نہیں لگتی۔

غور کیجئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ لا طلاق لمکرہ (جس اکراہ و جبر کیا جائے۔ اس کی طلاق نہیں لگتی)۔

اور کہتے ہیں۔

وذکر الاوزاعی عن یحیی بن	اور امام اوزاعیؒ ابن کثیرؒ۔ اور ابن
کثیر و ابن عباس لم یجز طلاق	عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مکرہ
المکرہ (اعلام ص ۳۳۴ ج ۳)	کی طلاق جائز نہیں ہے۔

ابن عباسؓ وہ شخص ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلعم نے دعا فرمائی ہے۔

دعا النبی صلعم ان یفقہ فی الدین ویعلم التاویل (تذکرۃ الحفاظ ص ۳۸ ج ۱)

آنحضرت صلعم نے حضرت ابن عباسؓ کے حق میں دعا فرمائی کہ خدا ان کو فقہ دین اور تفسیر قرآن عطا فرمائے۔

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ امت کے بہت بڑے امام ہیں۔ لیکن اپنے سے بہت بڑے امام عالم صحابی۔ مفسر قرآن کی روایت پیش فرماتے ہیں۔ حضرت یحیی بن کثیرؒ۔ اور حضرت ابن عباسؓ کا قول استدلال میں پیش فرماتے ہیں۔

حضرت امام اوزاعیؒ کی جلالت شان ملاحظہ فرمائیے۔ تذکرۃ الحفاظ میں ہے:

وقال الهقل احاب الاوزاعی فی سبعین الف مسئلۃ (تذکرہ الحفاظ ص ۱۶۹ ج ۱)

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر ہزار مسئلوں کا جواب دیا ہے۔

حضرت اسمعیل بن عباس کہتے ہیں۔

الاوزاعی الیوم عالم الامۃ (تذکرۃ ص ۱۶۹ ج)

آج امام اوزاعی تمام امت کے عالم ہیں۔

وکان یصلح للخلافۃ (تذکرہ ص ۱۶۹ ج)

خلافت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

حضرت ابوسلمان فزاری کہتے ہیں ۔

لوخیرت لهذه الامة لاخترت لها الاوزاعی (تذکرہ ص ۱۶۹ ج ۱)

اگر مجھے اس امت کے لئے اختیار دیا جائے تو میں اس کے لئے امام اوزاعی کو اختیار کروں گا ۔

اور ولید کہتے ہیں ۔

ما رأیت اکثر اجتهادا منه (تذکرہ ص ۱۶۹ ج ۱)

میں نے ان سے زیادہ اجتہاد کرنیوالا کسی کو نہیں پایا ۔

اور حکم کہتے ہیں ۔

الاوزاعی امام عصره عموما واما اهل الشام خصوصا ۔ (تذکرہ ص ۱۶۹ ج ۱)

امام اوزاعی اپنے زمانے کے عموماً امام ہیں اور اہل شام کے خصوصاً ۔

غور کیجئے ایسے ایسے اساتین امت طلاق مکرہ و مجبور کو ناجائز کہتے ہیں ۔ اور حضرت ابن عباس رضؓ جیسے صحابہ کا قول پیش فرماتے ہیں ۔ کہ مکرہ و مجبور کی طلاق جائز نہیں ۔ ۱۲ ۔ منہ

مدائنی ان کی شان میں کہتے ہیں ۔

عن النعیم بن حفص قال ابوبکر قدم ابن عباس علینا البصرة

نعیم بن حفص روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر کہتے ہیں کہ بصرہ میں ہمارے پاس ابن عباس رضؓ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(2/[illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(2/[illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

حضرت ثابت الاحنف کہتے ہیں۔
میں مدینہ منورہ پہونچا۔ حضرت صفیہ
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی بیوی نے
مری بیوی کو بناؤ سنگار کر کے مرے
پاس پہونچایا۔ یہ سب کچھ حضرت عبداللہ
بن عمرؓ جانتے تھے۔ اس کے بعد
میں نے شب زفاف کے دن ولیمہ کا کھانا
پکوایا۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ
کو دعوت دی۔ وہ اس دعوت میں
شریک ہوئے۔

اس سرکاری فیصلہ کو آپ بغور پڑھ لیجئے۔ اور غور کیجئے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ حضرت ابن الزبیرؓ جیسے جلیل القدر حضرات طلاق مکرہ کو ناجائز کہتے ہیں۔ حضرت ابن الزبیرؓ امیر مکہ۔ حضرت جابر بن الاسود زہری امیر مدینہ کے نام فرمان لکھتے ہیں کہ ثابت بن الاحنف کی بیوی ان کے سپرد کرا دو۔ حضرت حنیفہؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی بیوی ثابت بن الاحنف کی بیوی کے لئے شب عرس۔ شب زفاف کی تیاری کرتی ہیں۔ اور بناؤ سنگار کر کے اسے رخصت کرتی ہیں۔ ثابت بن الاحنف ولیمہ کا کھانا پکاتے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تھی جو آج ہندوستان میں علم حدیث زندہ ہے۔ آج ہندوستان کے تمام
علمی خانوادے آپ کے علم و تبحر کے قائل ہیں۔ اور آپ کے رہین منت ہیں۔
بخارا۔ سمرقند۔ تاشقند۔ ماوراءالنہر۔ افغانستان۔ ہندوستان و پاکستان اور
عرب و عجم کے تمام طالبان علم آتے۔ اور شاہ صاحب کے سامنے زانوئے
شاگردی بچھاتے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آج بھی ہندوستان و پاکستان سمرقند
بخارا۔ تاشقند۔ ماوراءالنہر۔ افغانستان وغیرہ کے تمام علمی خانوادے۔ اور
ہر مکتب خیال کے آدمی آپ کو امام مانتے ہیں۔ خصوصاً اہل دیوبند تو آپ کے
نام پر مرمٹتے ہیں۔ اہل دیوبند کے سلسلے اسناد میں حضرت شاہ صاحب کا نام
جلی حرفوں میں لکھا پاتے ہیں۔

یہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغہ"
میں طلاق مکرہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

لا طلاق ولا اعتاق فی اغلاق
معناہ فی اکراہ ـــ اعلم ان
السبب فی ھذا طلاق المکرہ
شیئان۔ احدھما انہ لم
یرض بہ ولم یرد مصلحۃ
منزلیۃ وانما الحادثۃ لم یجد

جس پر عقل کے دروازے بند کر دئے جائیں
نہ اس کی طلاق لگتی ہے نہ غلام و کنیز آزاد
ہوتے ہیں۔ ۔ اس کے معنی یہی
ہیں کہ کسی سے زبردستی طلاق دلائی
جائے یا غلام آزاد کرایا جائے تو نہ
طلاق لگتی ہے نہ غلام و باندی آزاد
ہوتے ہیں۔ معلوم کرنا چاہئے کہ جبرو

[illegible]

[illegible]

[illegible] ([illegible])

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (الله [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (الله [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تجاوز عن امتی الخطاء	مری امت سے خطا اور نسیان اور
والنسیان وما استکرھوا علیه	وہ چیز جس پر وہ مجبور کر دیا جائے
(سنن نسائی سنن ابن ماجہ سنن بیہقی)	معاف کر دیا ہے ۔

اور رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں ۔

لا طلاق ولا اعتاق	اغلاق میں نہ طلاق لگتی ہے نہ غلام
فی الاغلاق (الحدیث)	وکنیز آزاد ہوتے ہیں ۔

اور حضرت عمر بن الخطابؓ ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ ۔ حضرت ابن عباسؓ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ۔ حضرت ابن الزبیرؓ ۔ (امیر مکہ) حضرت عطاءؓ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ۔ اور جمہور اجلۂ صحابہ وتابعین ۔ اس پر متفق ہیں کہ مکرہ کی طلاق نہیں لگتی ۔ تمام کا فیصلہ یہی ہے کہ جبر واکراہ ۔ ظلم وجور سے جو طلاق دلوائی جائے قطعاً نہیں لگتی ۔

امیر مکہ کا سرکاری حکم ۔ امیر مدینہ کے نام کہ ثابت بن الاحنف کی بیوی کو ان کے حوالہ کرا دو ۔ اور ظلم کرنے والوں کو سزا دو ۔ اس فرمان پر امیر مدینہ کا عمل کرنا ۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ کی بیوی حضرت صفیہؓ کا شب زفاف کے لئے حضرت ثابت بن الاحنف کی بیوی کا بناؤ سنگار کر دینا ۔ حضرت ثابت بن الاحنف کا ولیمہ کا کھانا پکانا ۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ وغیرہ کا شوق ورغبت سے شرکت کرنا ۔ اور کسی کا انکار نہ کرنا ۔ یہ تمام دلائل و

شواہد اس امر پر ہیں کہ مکرہ کی طلاق نہیں لگتی ۔ جبر و اکراہ سے جو طلاق
دلوائی جائے ۔ وہ بے اثر ہے ۔

مذاہب اربعہ تیسری صدی کی اواخر اور چوتھی صدی کے اوائل میں
رائج ہوئے ہیں ۔ اس کے پیشتر صحابہؓ و تابعین کے یہاں طے ہو چکا ہے کہ
جبر و اکراہ کی طلاق نہیں لگتی ۔ اس کے بعد کسی دلیل و حجت کی ضرورت
باقی نہیں رہتی ۔ کہ یہ صحابہ کرام اور تابعین علماء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے ۔
کتاب اللہ ۔ کتاب الرسول اس کی تائید کرتی ہیں ۔ اور یہی حق ہے ۔

واللہ اعلم ۔ ۱۲ منہ ۔

غرض ! زید کی بیوی ہندہ کو طلاق نہیں لگتی ۔ اور ہندہ زید کی
بیوی ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ مرجع والمآب ۔
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و علی
من تبعہ الی یوم الدین ۔

ابو العلاء محمد اسمعیل گودھروی کان اللہ لہ ۔